دار الإفتاء
جامعة العلوم الإسلامية
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
پاکستان

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

محترم جناب مفتی صاحب جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

حضرت! احرام کے دوران چھتری کو پہننا کیسا ہے؟ اس میں سے فقط وہ کالے پٹے سر کے ارد گرد حصہ کو لگتے ہیں جیسا کہ زخم کو باندھا ہوا ہو اور غالبا اس پٹے سے چپایا ہوا حصہ ربع راس تک نہیں پہنچتا۔ اور اس کو بھی سر میں باندھ کر پہنا جاتا ہے، کیا دم یا صدقہ واجب ہوتا ہے یا نہیں؟ منسلکہ تصویر ملاحظہ ہو

مستفتی رحمت اللہ افغانستان
rahmat12dolat@gmail.com

"الجواب حامداً ومصلیا"

واضح رہے کہ احرام کی حالت میں مرد کے لیے سر کا ڈھانپنا جائز نہیں ہے، اگر محرم نے احرام کی حالت میں کسی معتاد چیز مثلا عمامہ، ٹوپی، چادر وغیرہ سے مکمل سر یا چوتھائی سر تک کے حصے کو ڈھانپ لیا تو اگر وہ بارہ گھنٹے سے زائد اسی حالت میں رہا تو اس پر دم لازم آئے گا اور اگر بارہ گھنٹے سے کم تک سر کو ڈھانپے رکھا تو اس پر صدقہ لازم آئے گا، اور اگر سر کے چوتھائی سے کم حصے کو بارہ گھنٹے سے زیادہ وقت تک ڈھانپے رکھا تو صدقہ لازم آئے گا، اور بارہ گھنٹے سے کم وقت تک ڈھانپے رکھا تو کچھ بھی لازم نہیں ہوگا۔

صورت مسئولہ میں استفتاء کے ساتھ منسلکہ ورق میں جس چھتری کی تصویر دی گئی ہے، یہ چھتری سر پر پہننے کے لیے ہی بنائی گئی اس لیے یہ معتاد چیزوں میں سے شمار ہوگی، لیکن یہ چھتری سر سے ملی ہوئی نہیں ہوتی بلکہ سر سے فاصلہ پر ہوتی ہے، سر پر صرف ایک گول پٹی بندھی ہوئی ہوتی ہے، لہذا اس کا حکم یہ ہے کہ اگر سر پر بندھی پٹی سر کے چوتھائی حصے سے کم ہے تو محرم اگر اسے بارہ گھنٹے سے زیادہ پہنے گا تو اس پر صدقہ لازم آئے گا، اور اگر بارہ گھنٹے سے کم استعمال کیا تو کچھ بھی لازم نہیں ہوگا، اور اگر یہ پٹی چوتھائی سر یا اس سے زیادہ حصے پر مشتمل ہے تو محرم اگر اسے بارہ گھنٹے سے زیادہ استعمال کرے گا تو ایک دم لازم آئے گا، اور اگر بارہ گھنٹے سے کم استعمال کرے تو صدقہ لازم آئے گا، صدقہ کی مقدار صدقۃ الفطر کی طرح دو کلو گندم یا اس کے برابر قیمت ہے۔

نیز یہ حکم مردوں کے لیے ہے، عورتوں کے لیے احرام کی حالت میں چوں کہ سر کو ڈھانپنا جائز ہے اس لیے اگر وہ یہ چھتری استعمال کریں تو ان پر کچھ بھی لازم نہیں ہوگا۔

(جاری ہے)۔۔

فتح القدیر میں ہے:

قال: " ولا يغطي وجهه ولا رأسه " وقال الشافعي يجوز للرجل تغطية الوجه لقوله عليه السلام " إحرام الرجل في رأسه وإحرام المرأة في وجهها ".ولنا قوله عليه الصلاة والسلام " لا تخمروا وجهه ولا رأسه فإنه يبعث يوم القيامة ملبيا " قاله في محرم توفى ولأن المرأة لا تغطي وجهها مع أن في الكشف فتنة فالرجل بالطريق الأولى

(۲/۴۴۱، کتاب الحج، باب المناسک، ط: دار الفکر)

المبسوط للسرخسي میں ہے:

(قال) : وإن غطى المحرم ربع رأسه أو وجهه يوما فعليه دم، وإن كان دون ذلك فعليه صدقة وعن أبي يوسف - رحمه الله تعالى - قال: إن غطى أكثر رأسه فعليه دم وإلا فعليه صدقة؛ لأن القليل من تغطية الرأس لا تتم به الجناية والقلة والكثرة إنما تظهر بالمقابلة، وهذا أصل أبي يوسف - رحمه الله تعالى - في المسائل، وفي ظاهر الرواية الجواب قال: ما يتعلق بالرأس من الجناية فللربع فيه حكم الكمال كالحلق، وهذا لأن تغطية بعض الرأس استمتاع مقصود يفعله الأتراك وغيرهم عادة بمنزلة حلق بعض الرأس فأما المحرمة تغطي كل شيء منها إلا وجهها وتلبس كل شيء من المخيط

(۴/۱۲۸، کتاب المناسک، باب ما یلبسہ المحرم من الثیاب، ط: دار المعرفہ)

دار الافتاء
جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
پاکستان

وفیہ ایضا:

(قال) وإن دخل تحت ستر الكعبة حتى غطاه فإن كان الستر يصيب رأسه ووجهه كرهت له ذلك لتغطية الرأس والوجه به، وإن كان لا يصيب رأسه ولا وجهه فلا بأس به ولا شيء عليه؛ لأن التغطية إنما تحصل بما يماس بدنه،

(۴/۱۲۹، کتاب المناسک، باب ما یلبسہ المحرم من الثیاب، ط: دار المعرفہ)

فتاوی شامی میں ہے:

(أو ستر رأسه) بمعتاد إما بحمل إجانة أو عدل فلا شيء عليه (يوما كاملا) أو ليلة كاملة، وفي الأقل صدقة

(۲/۵۴۷، کتاب الحج، باب الجنایات فی الحج، ط: سعید)

البنایہ میں ہے:

وإن لبس ثوبا مخيطا أو غطى رأسه يوما كاملا فعليه دم، وإن كان أقل من ذلك فعليه صدقة، (وإن لبس ثوبا مخيطا) ش: أصله مخيوط، كمبيع أصله مبيوع، استثقلت الضمة

(جاری ہے)۔۔

على الياء فحذفت فاجتمع ساكنان، فحذفت الواو وكسرت الخاء لأجل الياء م: (أو غطى رأسه يوما كاملا فعليه دم) ش: وفي " الأسرار " و " مبسوط شيخ الإسلام " أو ليلة كاملة أو لبس اللباس كله من القميص والسراويل والعباء والخفين يوما كاملا فعليه دم واحد، وكذا لو دام أياما أو كان نزعه من الليل ما لم يعزم على تركه، لأن اللبس قد اتحد، كذا ذكره التمرتاشي والولوالجي م: (وإن كان أقل من ذلك) ش: أي من يوم كامل م: (فعليه صدقة) ش: لنقصان الاستعمال.

(۴/۳۳۰، کتاب الحج، باب الجنایات فی الحج، ط؛ دار الکتب العلمیہ)

فتاوی عالمگیری میں ہے:

ولو غطى المحرم رأسه أو وجهه يوما فعليه دم، وإن كان أقل من ذلك فعليه صدقة كذا في الخلاصة وكذا إذا غطاه ليلة كاملة سواء غطاه عامدا أو ناسيا أو نائما كذا في السراج الوهاج.

إذا غطى ربع رأسه فصاعدا يوما فعليه دم، وإن كان أقل من ذلك فعليه صدقة هكذا ذكر في المشهور وعن محمد - رحمه الله تعالى - أنه قال لا يجب الدم حتى يغطي الأكثر من الرأس والصحيح ما ذكر في المشهور، كذا في المحيط ويكره له أن يعصب رأسه أو وجهه بغير علة، وإن فعل ذلك يوما كاملا فعليه الصدقة كذا في شرح الطحاوي.

(۱/۲۴۲، کتاب المناسک، الباب الثامن فی الجنایات، الفصل الثانی فی اللبس، ط: رشیدیہ)

المبسوط للسرخسي میں ہے:

ويكره له أن يعصب رأسه فإن فعل يوما إلى الليل فعليه صدقة؛ لأنه غطى بعض رأسه بالعصابة وهو ممنوع من تغطية الرأس إلا أن ما غطى به جزء يسير من رأسه فتكفيه الصدقة لعدم تمام جنايته،

(۴/۱۲۷، کتاب المناسک، باب ما یلبسہ المحرم من الثیاب، ط: دار المعرفۃ)

ـــــ فقط والله اعلم ـــــ

کتبہ:

محمد حمزہ منصور

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

جامعۃ العلوم الاسلامیہ

علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی

۴ / صفر / ۱۴۳۹ھ

۲۵ / اکتوبر / ۲۰۱۷ء

دار الافتاء
جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
پاکستان

الجواب صحیح
کمران اکبر
۱۴۳۹/۲/۷
جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
مفتی دار الافتاء
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

ابو محمد محمد الحسن
جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
مفتی دار الافتاء
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

دار الإفتاء
جامعة العلوم الإسلامية
علماء دورهم ناون فرانشي د
الإفتاء

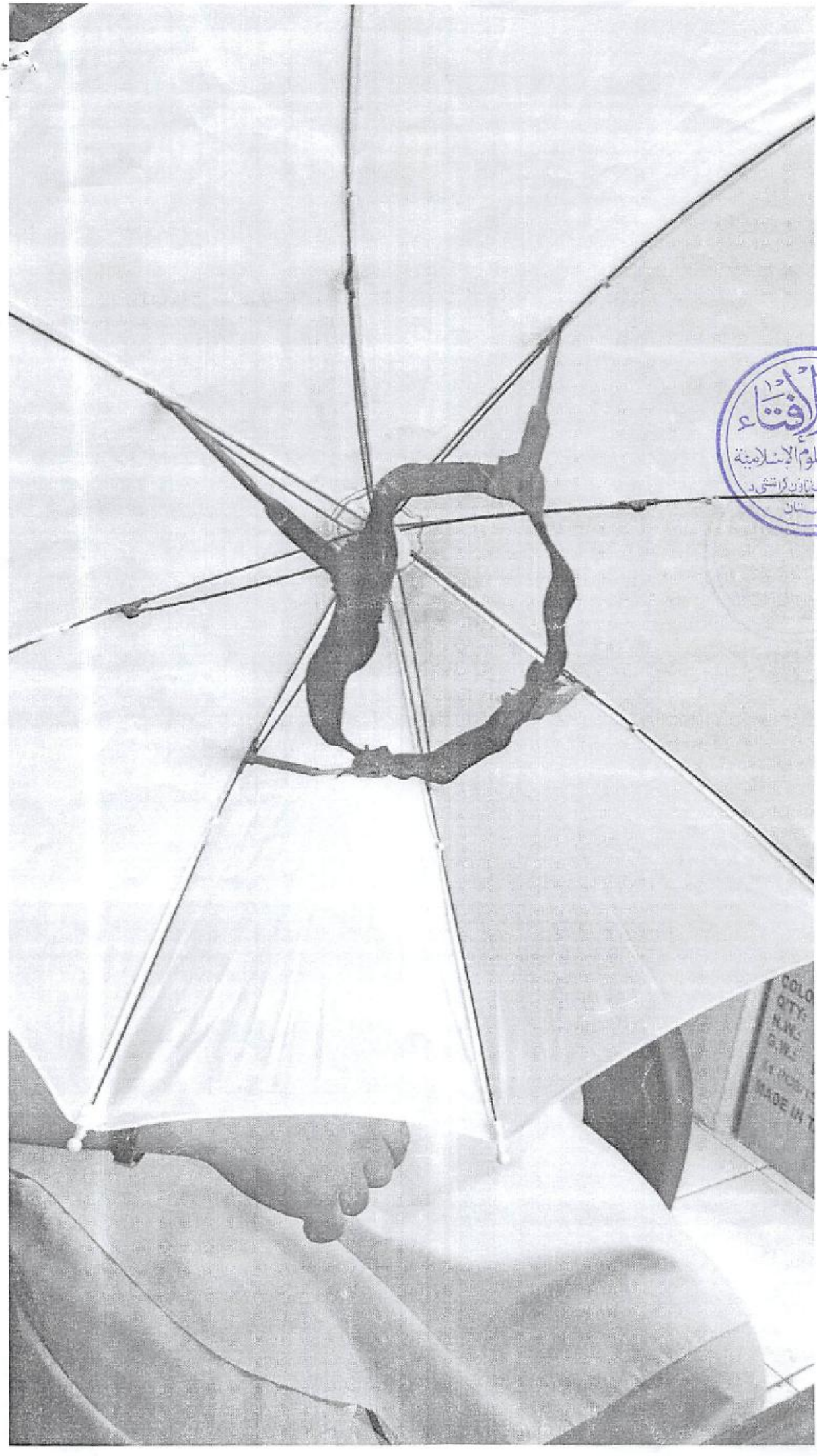

دار الإفتاء
جامعة العلوم الإسلامية
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
پاکستان